اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸	۲۰ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش	۱۵ رجب ۱۳۵۹ ھ	۲۰ اگست ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۸۸

477

اپنے ہاتھ سے مشقت کا کام کرنا

اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت کا کام کرنا اور کسی جائز کام کو ذلیل نہ سمجھنا جماعتی ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے آزاد اقوام میں یہ وصف بہت نمایاں پایا جاتا ہے۔ وہاں ہر شخص اپنے ملک کی خدمت کے لئے حسب موقعہ ہر کام کرنے کے لئے بخوشی سامنے آ جاتا ہے۔ لیکن محکوم اور پست ہمت اقوام میں جہاں اور بہت سی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہاں یہ مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ کہ اپنے دل میں اپنی ایک غلط پوزیشن اور بے جا اعزاز قائم کر لیتے ہیں۔ اور پھر ہر حال میں اسے قائم رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جہاں وہ خود ترقی کے کئی مواقع سے محروم رہتے ہیں۔ وہاں اپنی قوم کی ترقی کے بھی کئی رستے بند کر دیتے ہیں۔

موجودہ جنگ میں زندہ اقوام کی زندگی کے کئی ایسے پہلو نمایاں ہو رہے ہیں۔ کہ جن سے بہت سے مفید سبق حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ تازہ خبر یہ ہے۔ "برطانیہ کے بلند پایہ وکیل۔ ڈاکٹر بین الاقوامی شہرت کے آرٹسٹ مصور اور چیت ساز۔ بڑے بڑے متمول تاجر غریب مزدوروں کی طرح اسلحہ ساز کارخانوں میں کام کر رہے ہیں۔ اسلحہ سازی کی وزارت کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ میں ہر طبقہ اور ہر جماعت کے افراد کس سرگرمی اور انہماک سے جنگی کوششوں میں مصروف ہیں۔ تعلیم یافتہ مزدور۔ اسلحہ سازی کے ہر شعبہ میں کامیاب رہے ہیں۔ گورنمنٹ نے اس قسم کی تربیت کے لئے جو مرکز قائم کئے ہیں۔ ان میں ایک سال کے اندر اندر کم از کم ایک لاکھ تربیت یافتہ کاریگر تیار ہو سکیں گے"

برطانیہ کے پاس تربیت یافتہ کاریگروں کی بہت کمی ہے۔ جرمن کے پاس سات لاکھ سے اوپر کاریگر موجود ہیں۔ لیکن برطانیہ کے پاس نصف لاکھ سے بھی کم تھے۔ اب اگر ملک کے دوسرے طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ مزدوروں کے ساتھ مل کر مشقت کے کام کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھیں۔ تو نتیجہ ظاہر ہے۔ مگر ان لوگوں نے اپنے آپ کو خود پیش کیا۔ مشقت کے کاموں میں شریک ہونا اپنا فرض سمجھا۔ اب ایک طرف تو ان کی دماغی قابلیتیں اسلحہ سازی۔ اور دیگر کاموں میں سہولت اور ترقی کا موجب ہونگی دوسری طرف ان کی دیکھا دیکھی عام لوگ بھی اس کام کی طرف زیادہ متوجہ ہونگے

دراصل ان قوموں نے اس راز کو خوب سمجھا ہے۔ کہ فرد کی عزت قوم کی عزت کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے۔ اگر قوم معزز نہیں تو انفرادی اعزاز کے کوئی معنے نہیں۔ پھر ان کے نزدیک کوئی پیشہ ذلیل نہیں کوئی کام ہتک کا موجب نہیں۔ جیسے حالات ہوں۔ ان کے مطابق جو کام بھی کرنا پڑے۔ کر لینا چاہیئے۔ یہ ان کا اصل ہے۔

ہمارے ہاں مزدوری کرنا نہایت ادنےٰ اور حقیر کام سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ کسب حلال کا یہ ایک بہترین طریق ہے۔ اور تن آسانی کی تباہ کن عادت سے انسان بچے رہنے کی وجہ سے قوم اور جماعت کے لئے ایک مفید اور کارآمد وجود ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ ایسے مراحل طے کئے بغیر جن میں ہو یا نہ ہو ایک کرنا پڑتا ہے۔ بڑی بڑی مشقتیں جھیلنا پڑتی ہیں۔ اور بڑی بڑی کٹھن منزلیں طے کرنا ہوتی ہیں۔ کوئی قوم بام ترقی پر پہونچنے کی توقع نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد میں یہ روح پیدا ہو جائے۔ کہ وہ کسی کام کے کرنے سے خواہ وہ کتنا ہی معمولی ہو۔ قطعاً جی نہ چرائے۔ اور محنت و مشقت کے کام کرنے کا اپنے آپ کو عادی بنائے چنانچہ تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص بے کار نہ رہے اور جو کام بھی اسے ملے وہ کرے۔

علاوہ ازیں وقار عمل کی تحریک اسی تربیت کی غرض سے ہے۔ تا ہر امیر و غریب کو مشقت کا کام کرنے کا عادی بنایا جائے۔ اور کسی کام کے متعلق ذلیل ہونے کا احساس کسی کے دل میں باقی نہ رہے۔ پس احباب جماعت کو موجودہ واقعات کی روشنی میں حضور کے ارشادات کی قیمت اور اہمیت کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور ان پر زیادہ سے زیادہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے۔

انبالہ میں ایک احمدی میاں بیوی کا المناک قتل

اسی پرچہ میں دوسری جگہ انبالہ کے ایک احمدی حاجی میراں بخش صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے سفاکانہ قتل کے کسی قدر تفصیلی حالات دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔ جن حالات میں یہ المناک حادثہ ہوا ہے۔ انہیں پیش نظر رکھنے سے قاتلوں کا پتہ لگانا کچھ مشکل نہیں معلوم ہوتا۔ اس موقعہ پر ہم صرف یہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں امید ہے۔ انبالہ کی پولیس کے ذمہ وار حکام قاتلوں کا سراغ لگانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اور انہیں کیفر کردار کو پہنچانے میں کوتاہی سے کام نہ لیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ کراچی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۵ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور کے اہل بیت و دیگر خدام خیریت سے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خان محمد عبداللہ خان صاحب مع بیگم صاحبہ آج شام کی گاڑی سے دہلی تشریف لے گئے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پیشاب کی تکلیف تا حال جاری ہے گو قدرے تخفیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج مولوی قمرالدین صاحب ضلع گوجرانوالہ میں اور مولوی عبدالاحد صاحب اور ماسٹر فضل داد صاحب ضلع گجرات میں ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ کی بھرتی کے لئے روانہ کئے گئے۔ متعلقہ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان اصحاب سے تعاون کریں۔ اور اپنے اپنے علاقہ سے بہترین احمدی نوجوانوں کو بھرتی کرائیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کی فہرست پیش کر دی گئی

۳۱ اگست ۱۹۴۰ء یاد رکھیں

جن احباب نے تحریک جدید سال ششم کے چندہ کا وعدہ ۱۷ اگست کو پورا کر دیا۔ ان کی فہرست حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بذریعہ رجسٹری ارسال کر کے ان کے لئے دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ ان کارکنوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدوں کا روپیہ بحیثیت جماعت مرکز میں اسی فی صدی داخل کر دیا ہے خاکسار تحریک جدید کی طرف سے ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے اور جزاکم اللہ احسن الجزا کہتا ہے۔ نیز سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ مبارک میں دعا کرتا ہے۔ ؎

کریا صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است ۔۔۔ بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار اورا اے خدائے قادر مطلق ۔۔۔ کہ در ہر کاروبار و حال او جنت شود پیدا

جو احباب باوجود کوشش کے تحریک جدید کا وعدہ ۱۵ اگست تک ادا نہیں کر سکے۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست پیش کی گئی۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو ۳۱ اگست تک ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسے احباب کے لئے دعا کی دوسری فہرست ۳۱ اگست کو حضور کے پیش کی جائیگی۔ احباب ۳۱ اگست تک ادا کرنے کی جدوجہد کریں۔ فائنل سیکرٹری تحریک جدید

تعمیر مسجد کے لئے چندہ وصول کرنے کی اجازت

تصدیقاً اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ شاہپور، امرگڑھ ضلع گورداسپور کی درخواست پر انہیں مقامی مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے جماعتہائے ضلع گورداسپور و ضلع امرتسر سے تین سو روپیہ تک امدادی چندہ فراہم کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ صاحب استطاعت دوست باقدر سہولت چندہ میں حصہ لیں۔ مگر لازمی چندوں پر اثر نہ پڑے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میر عبدالجلیل صاحب شیموگہ بیمار ہیں (۲) مولوی کرم الٰہی صاحب گوجرانوالہ کا ایک لڑکا دو لڑکیاں اور دو نواسیاں بیمار ہیں۔ (۳) شبیر محمد صاحب واقف تحریک جدید کا بھانجہ نثار احمد بعارضہ بخار و ورم جگر سخت بیمار ہے (۴) غلام رسول صاحب قادیان کی لڑکی بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے (۵) تحویلدار محمد عبدالغنی خان صاحب پنشنر ریاست پٹیالہ بیمار ہیں۔ (۶) مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی کے بھائی ڈاکٹر محمد زبیر صاحب۔ ان کی ہمشیرہ زادی صدیقہ دو برادرزادیاں بیمار ہیں (۷) محمد یحییٰ خان صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ایک عرصہ سے بعارضہ یرقان سخت بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

صوبہ بہار کی جماعتوں کو اطلاع

خاکسار اڑیسہ سے فارغ ہو کر صوبہ بہار میں آ گیا ہے لہٰذا جملہ جماعت ہائے بہار کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ فوراً مجھے مطلع فرمائیں کہ انہیں خاکسار کی خدمات کی کب ضرورت ہے۔ تاکہ اپنے پروگرام میں ان کی ضروریات کا خیال رکھ سکوں۔

خاکسار ابوالبشارت عبدالغفور مبلغ سلسلہ احمدیہ بلڈنگ بھاگلپور شہر

امتحانات میں کامیابی

(۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب الٹھوالوی نے اس سال پنجاب یونیورسٹی کے تین امتحانات، منشی فاضل۔ ادیب فاضل اور میٹرک پاس کئے۔ نیز اس سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان میں بھی ۸۵ نمبر لے کر کامیاب ہوئے۔ (۲) جامعہ احمدیہ کے مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہونے والے آٹھ طلباء میں سے سات کے پاس ہونے کی اطلاع آئی تھی۔ اب آٹھواں بھی پاس ہو گیا ہے (۳) قریشی محمد عابد صاحب گولیکی نے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

ولادت

میرے چھوٹے بھائی میاں محمد الیاس کے ہاں متواتر تین بچے مردہ اور بری حالت میں پیدا ہوتے رہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔ اور علاج وغیرہ بھی ہوئے۔ اب محض اپنے فضل و کرم سے اللہ تعالےٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جو کہ بفضلہ تعالےٰ بالکل تندرست اور اچھی حالت میں ہے لڑکی کی والدہ بھی اچھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے اس بچی کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ اور نیک بنائے۔ خاکسار محمد یونس از بریلی (۲) ۱۱ اگست کو میرے لڑکے چوہدری عبدالجلیل خان صاحب کلرک ڈاکخانہ لاہور کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار عبدالحی خان از کانٹھ گڑھ (۳) اخویم شیخ ضیاء الحق صاحب احمدی کے ہاں ۱۳ ماہ ظہور کو لڑکا تولد ہوا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار [illegible] قادیان

تبلیغی وفود کے متعلق ایک ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ماہ جولائی میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے صوبہ پنجاب و دیگر مقامات کی جماعتوں کو چٹھیاں بھیجی گئی تھیں۔ کہ چونکہ نظارت دعوۃ و تبلیغ اگست کے پہلے ہفتہ میں چند تبلیغی وفود دورہ کے لئے بھیجنا چاہتی ہے۔ اس لئے یہ جماعتیں دورہ کے اخراجات کرایہ وغیرہ جلد سے جلد دفتر میں بھیجکر ممنون فرمائیں۔ چونکہ ان جماعتوں میں سے جن کی کل تعداد ۴۷ ہے صرف ۱۵ جماعتوں کی طرف سے کرایہ موصول ہوا ہے۔ اور بعض صوبوں کے امراء نے دورہ کو دوسرے وقت پر ملتوی کرنے کے لئے اطلاعات دی ہیں۔ علاوہ ازیں ان تبلیغی وفود میں دورہ کرنے والے بھی اکثر استاد صاحبان تھے جو موسم تعطیلات کے ایام ہی وقت دے سکتے تھے۔ اس لئے ان حالات کے پیش نظر تبلیغی وفود کی روانگی منسوخ کر دی گئی ہے۔ جن جماعتوں کی طرف سے کرایہ موصول ہوا ہے۔ انکی خدمت میں الگ خطوط بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے اطلاع آنے پر سالم رقوم واپس یا ان کے جس حساب میں وہ لکھیں جمع کر دی جائینگی۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

آدابِ مسجد

فرمایا۔ ہر چیز جو لائقِ ادب ہو۔ اس کی بے ادبی کرنے سے انسان اپنے لئے ہزاروں مصائب اور دکھ سہیڑ لیتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ قابلِ احترام چیزوں میں سے ایک مسجد بھی ہے۔ مسجد کو خدا تعالےٰ نے اپنا گھر قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وُہ ہستی ہے۔ جو زمین و آسمان کی مالک ہے۔ اور تمام بندے اس کے محتاج اور فقیر ہیں۔ کیا کبھی آپ نے دیکھا ہے۔ کہ ایک محتاج اور فقیر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو کر سوال کرنے کی بجائے بادشاہ کے سامنے اور اِدھر اُدھر کی دُنیاوی باتیں شروع کر دے۔ اور اپنی حاجت پیش نہ کرے۔ بادشاہ انتظار میں رہے۔ کہ یہ کچھ مانگے۔ اور میں اسے دوں۔ مگر فقیر اس کے سامنے سارے دن کے گزرے ہُوئے واقعات بیان کرتا رہے کہ آج یہ ہُوا۔ اور وُہ ہُوا۔ فلاں نے یہ کہا۔ اور فلاں نے وُہ کہا۔ کیا بادشاہ ایسی فضول باتوں سے خوش ہو سکتا ہے قطعاً نہیں۔ بالکل یہی حال اُن لوگوں کا ہے۔ جو مساجد میں آتے تو ہیں اس بادشاہوں کے بادشاہ سے کچھ مانگنے کے لئے۔ مگر یہاں آکر اقامت سے پہلے اور بعض دفعہ جماعت ہو جانے کے بعد تسبیح و تذکیر کی بجائے حلقہ جما کر اِدھر اُدھر کی فضول اور لغو باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب بندہ مسجد میں آ کر جماعت کی انتظار میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور خدا کی یاد میں لگ جاتا ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے جماعت کے کھڑے ہونے تک دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ۔ کہ الٰہی اس بندہ کو جو تیرے دربار میں حاضر ہے۔ اور تیرے خوف سے لرزاں و ترساں ہے بخش دے۔ اور اس پر رحم فرما۔ اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے نہایت سختی سے منع فرمایا ہے۔ پس مسجد خدا کا گھر اور لائقِ ادب ہے۔ اس کا نہایت ہی ادب اور احترام کرنا چاہیئے۔ دیکھئے دنیاوی سرکار کا معمولی ملازم جس ادب اور عزت و احترام کے قابل ہوتا ہے۔ اگر اس کی بے ادبی کی جائے۔ اور وُہ عزت اور احترام نہ کیا جائے جو سرکار نے اسے دیا ہے۔ تو سرکار اس بے ادبی کرنے والے کا کیا حشر کرتی ہے جب دُنیاوی سرکار کا یہ حال ہے۔ تو وُہ شہنشاہ جس چیز کو باعزت قرار دے۔ اس کی عزت اور ادب نہ کرنے والے کا کیا حشر ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ لوگ مساجد میں دُنیوی باتیں کریں گے۔ اور قریب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو زمین میں دھسا دے۔

حدیث میں مسجد کے متعلق آتا ہے۔ کہ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ۔ کہ مسجد جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے پس مسجد کو جنت سمجھ کر اس میں آنا چاہیئے اس میں دُنیا کی باتیں نہ کی جائیں۔ اور نماز نہایت خشوع اور سکون سے ادا کی جائے۔ دُنیاوی باتیں کرنے کے لئے سارا دن پڑا ہوتا ہے۔ جو شخص نماز کے وقت جو پہلے ہی بہت تھوڑا ہوتا ہے مسجد میں آکر دُنیا کی باتیں کرتا رہتا ہے۔ وُہ دُنیا کا سخت حریص اور لالچی ہے۔

مساجد کے بہت سے آداب ہیں۔ مگر یہ حدیث اسی لئے لائی گئی ہے۔ کہ مسجد میں آکر باتیں نہ کی جائیں۔

اس موقعہ پر ایک اور ضروری بات بھی کہہ دیتا ہوں۔ کہ بعض لوگ جب مسجد میں داخل ہوتے ہیں۔ تو اگر امام رکُوع میں ہو۔ تو وُہ رکُوع میں شامل ہونے کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔ حالانکہ یہ سخت ممنُوع ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علے الھیئة والوقار ما ادرکتم فصلّوا وما فاتکم فَاَتِمُّوْا۔ کہ جماعت ہو رہی ہو۔ تو اس میں شامل ہونے کے لئے اپنی پُوری چال اور وقار کے ساتھ جا کر شامل ہو۔ جتنا حصہ امام کے ساتھ مل جائے۔ ادا کر لو۔ اور جو حصہ تمہارے شامل ہونے سے پہلے گزر چکا ہے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اکیلے اُسے پُورا کر لو۔ پس نماز تو اس لئے پڑھی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسُول کی فرمانبرداری ہو۔ اور ان کی خوشی اور رضا کا موجب ہو۔ مگر ان کے حکم کی نافرمانی کر کے اُلٹا ان کی ناراضگی لے لی۔ تو نماز پڑھنے کا کیا فائدہ ہُوا۔

علاج کی اقسام

فرمایا۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الشِّفَآءُ فِی ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَکَیَّةِ نَارٍ وَاَنْھٰی اُمَّتِی عَنِ الْکَیِّ۔ جس کے لفظی معنی یہ ہیں۔ کہ شفاء اور تندرستی تین چیزوں میں ہے (۱) شہد پینے میں۔ (۲) پچھنے لگوانے میں۔ اور (۳) داغ لگوانے میں۔ مگر میں اپنی اُمت کو داغ لگوانے سے روکتا ہُوں۔

فرمایا۔ بعض لوگ حدیث کے لفظی معنوں پر حیران ہو جاتے ہیں۔ کہ دُنیا میں ہزاروں چیزیں ہیں۔ جن سے مریض شفا پاتے ہیں پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کس طرح فرمایا۔ کہ شفاء صرف تین چیزوں میں ہے۔

فرمایا۔ یہ حیرانی عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ وُہ یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ حضور نے صحت اور تندرستی دینے والی چیزوں کا انحصار صرف ان تین چیزوں پر رکھا ہے۔ حالانکہ یہ خیال جس طرح واقعات کے خلاف ہے۔ اسی طرح حضورؐ کے منشاء مبارک کے بھی خلاف ہے حضورؐ کا ہرگز یہ منشا نہیں۔ کہ ان تین چیزوں کے سوا باقی کوئی چیز مفید نہیں۔ اور حضورؐ جیسا دانا یہ کہہ ہی کیونکر سکتا ہے۔ ایک جاہل سے جاہل انسان سے بھی اگر پوچھا جائے۔ کہ بیمار آدمی کو کیا کیا چیز صحت دینے میں ممد ہو سکتی ہے تو وُہ بھی کم از کم چار پانچ چیزیں بتا دے گا۔ پس جب دُنیا میں مختلف قسم کی بیماریاں اور مختلف قسم کے علاج ہیں۔ اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مختلف بیماریوں کے علاج لوگوں کو بتاتے رہے۔ اور وُہ علاج ایسے تھے جو ان تینوں چیزوں کے سوا تھے۔ مثلاً اہلِ عُرینہ کے بعض آدمیوں کو اونٹنیوں کا پیشاب پینے کو بتایا۔ کلونجی کی تعریف کی کہ اس میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ خود سر درد کے لئے نسوار استعمال کی۔ آنکھ درد کے لئے سُرمہ غرض احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضورؐ نے اکثر بیماریوں کے مختلف علاج بتائے۔ اور وُہ ایسے علاج تھے۔ جو ان تینوں چیزوں کے سوا تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور کا اس کہنے سے ہرگز یہ منشا نہیں تھا کہ ان تین چیزوں کے سوا اور کوئی دوا ہی نہیں ہے۔ اور نہ اس میں شفا ہے۔ بلکہ آپ نے اس حدیث میں علاج کی قسمیں بتائی ہیں۔ کہ علاج تین قسم کے ہوتے ہیں:۔

(۱) بعض علاج اس طرح کئے جاتے ہیں۔ کہ ادویہ انسان کے جسم کے اندر پہنچائی جاتی ہیں۔ اس میں پینے کی ادویہ اور سونگھنے والی اور انجکشن آجاتا ہے (۲) بعض علاج اس طرح کئے جاتے ہیں۔ کہ انسان کے جسم میں سے کچھ نکال دیا جاتا ہے۔ جیسے مریض کا گندہ خون نکالا جاتا ہے یا اسے قے کرا دی جاتی ہے۔ یا گرمی پہنچا کر اسے پسینہ لایا جاتا ہے۔ تاکہ مسام کھل جائیں۔ اور جلد صاف ہو جائے۔ (۳) اور بعض علاج انسان کے جسم کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور ان میں نہ مریض کے جسم کے اندر کوئی دوائی پہنچائی جاتی ہے۔ اور نہ کوئی چیز جسم سے خارج کی جاتی ہے۔ بلکہ صرف بیرُونی جسم پر عمل کیا جاتا ہے۔ جیسے کسی زخم پر پٹی لگوا دی جاتی ہے۔ یا ٹکور کی جاتی ہے۔ یا کسی پھنسی وغیرہ کو نیز اب سے جلا دیا جاتا ہے جسے داغ لگانا کہتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس حدیث میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دراصل علاج کی یہ قسمیں بتائی ہیں۔ کہ وہ تین ہیں۔ اور پھر ہر قسم کی ایک ایک مثال دے دی ہے۔ مثلاً علاج کی پہلی قسم یعنی دوا کا جسم کے اندر پہونچانا اس کی مثال شربت عسل سے دی ہے۔ یعنی جیسے شہد کا پینا اور علاج کی دوسری قسم یعنی انسان کے جسم سے کچھ نکالنے کے ساتھ علاج کرانا۔ اس کا نمونہ شرطۃ محجم کہکر بتایا ہے یعنی خون نکلوانا اور علاج کی تیسری قسم یعنی جسم پر عمل کرنا کی مثال کیۃ نار کہکر دی ہے یعنی آگ (اور بعض دفعہ موجودہ زمانہ میں تیزاب) کے ساتھ داغ لگانا۔ پس حضور نے اس حدیث میں علاج کی اقسام بتا کر ہر قسم کی ایک ایک مثال بیان فرمائی ہے۔ پس ادویہ اور علاج پر انحصار نہیں۔ بلکہ علاج کی اقسام میں انحصار ہے اب آپ دنیا کی کوئی مرض لے لیں۔ اور پھر اس کے ہزار مختلف علاج کریں۔ کوئی علاج ان تین قسموں میں سے باہر نہیں شمار ہوسکے گا یا وہ پہلی قسم کے علاجوں میں سے ہوگا۔ یا دوسری قسم کے اور یا پھر تیسری قسم کے اس کے علاوہ کوئی اور چوتھی صورت ممکن ہی نہیں۔ پس اس حدیث میں کوئی اشکال نہیں رہتا۔ بلکہ آپ کی صداقت کا ایک ثبوت بن جاتی ہے۔ کہ آپ باوجود امی ہونے کے ایک ایسا کلیہ فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا ڈاکٹر نہ آج تک اس کی تردید کرسکا۔ اور نہ آئندہ کرسکے گا۔ جس سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ علم لدنی کا کرشمہ تھا۔ اور علم لدنی خدا تعالےٰ صرف اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے۔

پھر دیکھئے حضور داغ دینے اور جراحی کو مفید تو سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ اس میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا آپ باوجود اس کے مفید ہونیکے اس سے منع کردیتے ہیں۔ کہ اس میں انسان کو سخت دکھ پہونچتا ہے۔ گویا حضور خواہش رکھتے تھے۔ کہ اگر اس علاج سے تڑپ اور تکلیف کی حالت پیدا نہ ہوتی۔ تو یہ بہت مفید علاج تھا۔ سو حضور پرنور کی یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کلوروفارم نکالا۔ جس کے سونگھا دینے سے انسان ایک قسم کی گہری نیند میں سو جاتا ہے۔

غیر مبائعین کے چند سوالات کے جوابات

امام جعفر کی زبان پر الہامی طور پر قرآن کا نزول

(۱) یہ سوال جو کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۸ کے رو سے پیش کیا گیا ہے کہ "امام جعفر صادق کی زبان پر الہامی طور پر سارا قرآن مجید جاری ہوگیا۔ پس جس حالت میں امام جعفر صادق پر سارا قرآن مجید الہامی طور پر انکی زبان پر جاری ہوا۔ تو پھر اس قدر کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے وہ کیوں نبی نہیں ہوا"۔

اس کے جواب کے لئے اسی کتاب حقیقۃ الوحی کے مختلف مقامات پیش کئے جاسکتے ہیں اول تو یہ سوال جس مقام سے پیش کیا گیا ہے۔ وہاں ہی لکھا ہے۔ "اسی بناء پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس اخلاص اور محبت اور شوق سے خدا کے کلام کو پڑھا۔ کہ وہ الہامی رنگ میں میری زبان پر بھی جاری ہوگیا"۔ اس عبارت میں لفظ الہامی رنگ قابل غور ہے لیکن اس عبارت کے ساتھ ہی حضور اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "لیکن افسوس کہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ مکالمہ الہیہ کیا شے ہیں۔ اور کس حالت میں کہا جائے گا۔ کہ خدا کسی شخص سے مکالمہ کرتا ہے"۔

پھر حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔ اور بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام نہ بھی ہو۔ تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بالکل جل جاتی ہے"۔ حضور اقدس کی اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی زبان پر قرآن کا الہامی رنگ میں جاری ہونا خاص الہام کی صورت میں نہ تھا۔ جو شرف مکالمات و مخاطبات کی شرائط مخصوصہ و علامات خاصہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ بلکہ وہ افعال یا اقوال عابدانہ جو انا نیت نفس سے بعد واقع ہونے پر خدا تعالےٰ کی رضا اور ذوق محبت کے ماتحت ایک گونہ خدا تعالےٰ کی طرف سے محسوس ہونے پر خدا کی طرف بھی منسوب ہوسکتے ہیں۔ اس رنگ سے رنگین ہونے کے لحاظ سے حضرت امام جعفر صادق کے قرآن پڑھنے کو الہامی رنگ سے تعبیر کیا گیا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول کہ "کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بکلی جل جاتی ہے" اس پر شاہد ناطق ہے۔ اور ایسا ہی ایسے الہام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر الہام کی قسم سے الگ اور ادنےٰ مرتبہ پر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت کا قول کہ "اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو" اس پر دال ہے۔

پس جب حضرت امام جعفر صادق کی تلاوت قرآن عام طور پر الہامی رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ تو اسے خاص مراتب الہام جو شرف مکالمات و مخاطبات کی شان اپنے اندر رکھنے والے ہیں ان سے کیا نسبت کہ اس کی بناء پر امام جعفر صادق نبی ہوسکتے دوسرے امام صاحب موصوف کا باوجودیکہ ان کی تلاوت قرآن الہامی رنگ میں بھی پائی گئی۔ اگر وہ شان نبوت کی مستحق ہوتی تو خدا انہیں ضرور نبی بنا دیتا۔ لیکن ان کا نبی نہ ہونا بتاتا ہے۔ کہ ان کا وہ الہامی رنگ اس مرتبہ سے بہت کمتر حیثیت میں تھا۔ جس کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی بنایا گیا۔ اور آپ کو منصب نبوت کا مستحق قرار دیا گیا۔ پس حضرت امام جعفر صادق کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے حوالہ پیشکردہ قیاس مع الفارق کے طور پر ہے۔ جو معیار نبوت سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ معیار ولایت سے تعلق رکھتا ہے۔

لفظ نبی اور امتی کا اجتماعی طور پر استعمال

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ "حضرت اقدس نے الوصیت میں لکھا۔ کہ لفظ نبی اور امتی کا اجتماعی طور پر اس امت کے افراد پر بولا جاسکتا ہے"۔ پس بتاؤ کہ وہ اجتماعی طور پر کونسا لفظ ہے۔ جس سے دونوں شانوں کا اظہار ہوسکے"!

پھر اس کے متعلق حضرت اقدس کا ایک حوالہ پیش کرکے کہا جاتا ہے۔ کہ "لفظ محدث ہی وہ اجتماعی لفظ ہے جس سے دونوں شانوں کا اظہار ہوسکتا ہے"!

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس نے کہاں اور کس جگہ لکھا ہے کہ لفظ محدث ہی وہ لفظ ہے۔ جس سے نبی اور امتی کی دونوں شانوں کا اظہار ہوسکتا ہے۔ اگر حضور نے ایسا کہیں نہیں لکھا تو یہ محض مغالطہ ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت اقدس کے نزدیک محدث کا مرتبہ نبی اور امتی دونوں شانوں کی اجتماعی حیثیت کا نام ہے۔ تو پھر ہر ایک محدث جو امت میں ہوا وہ امتی نبی ہے۔ اور اس طرح سے بہت سے امتی نبی امت کے اندر ہوتے رہے لیکن حضرت اقدس حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۹ پر فرماتے ہیں۔ "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی"۔

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ پر فرماتے ہیں۔ "یہ کس قدر ظلم ہے۔ جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ امتی نبی کہلانے والا اس امت میں صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ مسیح موعود ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن دوسرے محدث جو اس امت میں ہوئے۔ کیا وہ بھی امتی نبی یا بالفاظ دیگر مسیح موعود ہو گئے ہیں۔ اگر نہیں ہوئے تو محدث کے مرتبہ کو امتی نبی کی اجتماعی شان میں پیش کرنا خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارات کے منشاء کے خلاف آپ کی خصوصیت کو مٹانے کے لئے ایک مغالطہ کا استعمال اور خطرناک معصیت کا ارتکاب ہے۔ جو کسی مخلص اور سچے احمدی کا کام نہیں ہو سکتا۔

عجیب بات یہ ہے کہ حضرت اقدس تو اجتماعی معنوں کے لئے لفظ امتی نبی یا مسیح موعودؑ پیش کریں۔ جو دوسرے امت کے محدثوں سے ممتاز مرتبہ اور مقام رکھتا ہے۔ لیکن غیر مبایعین ہیں کہ احمدی کہلاتے ہوئے امتی نبی کے لئے خلاف منشار حضرت اقدس محدث کا لفظ تجویز کر رہے ہیں۔ حالانکہ ایک غلطی کے ازالہ میں حضرت اقدس نبی اور محدث کے درمیانی فرق کو ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے۔"

شہادت القرآن کا ایک حوالہ

تیسرا سوال یہ ہے۔ کہ شہادۃ القرآن میں لکھا ہے کہ "لفظ رسول میں نبی اور رسول اور محدث شامل ہیں۔ پس محدث میں بھی اظہار غیب ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے نبی ہونا ضروری نہیں۔ باقی لغوی طور پر لفظ نبی بولا جا سکتا ہے۔ مگر اسلامی اصطلاح میں نہیں"۔

اس کے جواب میں واضح ہو کہ شہادت القرآن کا ص۲۸ جہاں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس میں حضرت اقدس نے جو کچھ ملحوظ رکھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم الانبیار کا مفہوم یہ ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور دوسری طرف موسوی خلفار کی مماثلت میں آنے والے محمدی خلفار جو مجددین بھی ہوں گے اور مرسلین بھی انہیں محدث قرار دیتے ہوئے مرسلین میں شامل فرمایا ہے۔ لیکن وہاں نبی اور محدث کے متعلق اظہار علی الغیب اور امور غیبیہ کی شرط جو نبوت کے لئے ضروری ہے کچھ بھی ذکر نہیں فرمائی۔ لیکن بعد میں شہادت القرآن والے بیان کردہ مفہوم پر اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مزید کثرت انکشافات ہونے پر اس بات کو بھی تسلیم فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکی امت سے نبی آسکتا ہے۔ اور ایسے نبی کا آنا جو آپکی امت سے ہو خاتم الانبیار کی شان کیلئے مزاحم نہیں۔ دوسرے اپنے لئے بجائے محدث اور جزوی نبی کے کمالات نبوت اور شرائط نبوت کے رو سے منصب نبوت کو تسلیم کر لیا۔ اور اعلان فرما دیا۔ اور بار بار اس بات کا اظہار فرما دیا کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔ اور آنحضرت کے فیوض کے توسط سے نبی ہیں۔ اور خدا کی اصطلاح اور اسلام کی اصطلاح اور تمام نبیوں کی اصطلاح اور متفقہ طور پر ان کی تعریف نبوت کے رو سے نبی ہیں۔ جیسا کہ چشمہ معرفت کے ص۳۲۵ اور الوصیت ص۱۳ تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۳ اور لیکچر سیالکوٹ ص۲۰ سے ظاہر ہے۔

ان حوالجات کے بعد جو شہادت القرآن کی تصنیف کے بہت بعد کے ہیں پھر بھی حضرت اقدس کی نبوت سے انکار کرنا یا یہ کہنا کہ آپ اصطلاح اسلام کے رو سے نبی نہیں ہاں لغوی نبی ہیں یا محدث خود حضرت کے بعد کے بیانات کے خلاف پیش کرنے سے ایک مغالطہ دہی ہے۔ پھر بعض حالات میں لغت اور اصطلاح کسی امر کے متعلق ایک ہی مفہوم میں مساوات کے طور پر پائی جاتی ہے جیسے لفظ بیع اور شرا اور لفظ تجارت اور زراعت کہ جو کچھ ان کا مفہوم لغت کے رو سے ہے وہی اصطلاح کے رو سے اسیطرح لفظ نبوت لغت اور اصطلاح میں خدا تعالیٰ کی نسبت سے امور غیبیہ کے لحاظ سے ایک منصب ہے جو اپنے مفہوم کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مخالف یا متفاوت نہیں کہ جو کچھ لغت کے رو سے نبوت یا نبی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اصطلاح کے رو سے کچھ اور ہو جاتا ہے جو لغت کے مفہوم کے مخالف یا مغائر ہے۔ جیسا کہ حضرت نے توضیح مرام کے ص۱۸ پر فرمایا۔ محدثیت کو حضور نے جزئی نبوت قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "وہ ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے"۔ پھر اسی رسالہ کے ص۱۸ و ص۱۹ پر فرماتے ہیں "محدث بھی ایک معنے سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں"۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضور پر منکشف ہوا۔ کہ آپکی نبوت بمعنے نبوت ہے نہ بطور تاویل محدثیت جیسے کہ آپ اپنی نبوت کو تاویل کے رو سے محدثیت اور جزئی نبوت قرار دیتے رہے تو بعد میں حضرت نے اپنی نسبت محدثیت اور جزئی نبوت کا لفظ ترک کر دیا۔ اور فرمایا "اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانیوالا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے اگر کہو اسکا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ محدثیت کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے"۔

اور اس لحاظ سے کہ محدث بمعنے مکلم اور ملہم ہے۔ کہ جس سے خدا تعالےٰ ہم کلام ہو۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ محدث اور مکلم کے لئے نبی کی طرح کثرت مکالمہ مخاطبہ اور کثرت امور غیبیہ جو شرائط نبوت اور لازمہ نبوت ہے وہ بھی لازمی اور ضروری ہے۔ کیونکہ محدث اور ملہم اور مکلم عام ہے اور نبی خاص۔ پس نبی کو ہم محدث مکلم اور ملہم بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ہر محدث اور ملہم و مکلم کو ہم نبی نہیں کہہ سکتے۔ جیسے ہم ہر نبی کو مومن اور بشر کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ہر مومن اور بشر کو ہم نبی نہیں کہہ سکتے۔ پس رسول کے لفظ کے اندر رسول اور نبی اور محدث کو شامل کر لینے سے محدث کی عمومیت نبی کی خصوصیت کی مزاحم نہیں ہو سکتی۔ اور حضرت صاحب کی نسبت یہ کہنا۔ کہ آپ نے ایک غلطی کے ازالہ میں کہا ہے کہ "تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار امر غیب نہیں"۔ یہ حوالہ صحیح طور پر اوپر دو دفعہ نقل ہو چکا ہے۔ جس کے رو سے حضرت نے نبوت کو محدثیت سے ممتاز قرار دیا ہے۔

مکتوب مجدد سرہندی اور لفظ محدث

چوتھا سوال یہ ہے۔ "حضور نے مکتوب (مجدد سرہندی) کو کتاب ازالہ اوہام اور تحفہ بغداد میں نقل کیا ہے۔ اسمیں لفظ محدث ہے پس حقیقۃ الوحی میں جو حضرت اقدس نے لفظ نبی استعمال کیا ہے اسکا حوالہ دو۔ ورنہ ثابت ہے کہ حضرت اقدس نے جہاں جہاں لفظ نبی تحریر کیا ہے وہاں محدث ہی مراد ہے"۔

اس کے جواب میں واضح ہو کہ مجدد سرہندی کے مکتوب کا حوالہ پیش کردہ میں نبی اور محدث دونوں قسم کے مراتب کی نسبت لکھا ہے۔ مکتوب کے پہلے حصہ میں نبی کی شان مخصوصہ مختصہ کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور آخری حصہ میں محدث کی نسبت ذکر کیا ہے چنانچہ نبی کی نسبت فرمایا "اعلم ایہا الصدیق ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاہًا و ذالک الافراد من الانبیاء" اور محدث کی نسبت فرمایا "و ذالک لبعض الکمل من متابعیہم و اذا کثر ہذا القسم من الکلام مع واحد منہم سمی محدثا"

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب ازالہ اوہام۔ اور تحفہ بغداد میں جبکہ آپ اپنے منصب نبوت کی تاویل کر کے اپنے تئیں محدث سمجھتے رہے۔ اس کے لئے درباره ثبوت مکالمہ مخاطبہ اپنی تائید میں حضرت مجدد سرہندی کے مکتوب نقل فرمودہ سے محدث والے حصہ کو پیش کرتے رہے۔ اور جب حقیقۃ الوحی کی تصنیف کے وقت آپ نے اپنے منصب نبوت کی تاویل بمعنے محدثیت کو خدا تعالےٰ کی بارش کی طرح وحی کے نزول سے ترک کر دیا۔ اور نبی کو نبی ہی کے معنوں میں صریح طور پر اپنی نسبت تسلیم فرمایا۔ تو پھر اس موقع پر حضرت مجدد سرہندی کے مکتوب کے پہلے حصہ میں جو انبیار کی نسبت ذکر کیا گیا ہے۔ اسے اپنی تائید میں پیش کر دیا۔ پس مکتوبات حضرت سرہندی کی دونوں باتیں اپنے اپنے محل اور موقعہ کے لحاظ سے درست ہیں

دوسرے حضرت مجدد سرہندی کے دو مکتوب الگ الگ بھی ہیں۔ جن میں سے رسول و انبیار کی نسبت ذکر فرمایا گیا ہے۔ ازالہ اوہام۔ اور تحفہ بغداد کے حوالہ والا مکتوب جس کی حضرت اقدس نے عبارت بھی نقل فرمائی ہے۔ یہ مکتوب مکتوبات کی جلد ۲ کے ص۹۹ پر ہے جس میں انبیار

اور محدث دونوں کی تعریف کا اظہار کیا گیا ہے۔ لیکن حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۰ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حوالہ کی عبارت نقل نہیں فرمائی بلکہ روایت بالمعنے کے طور پر حوالہ ذکر فرمایا ہے۔ جس کی نسبت یہ کہنا بھی درست ہے کہ حضور اقدس نے یہ حوالہ جلد ثانی کے مکتوب والی عبارت کے پہلے حصہ سے مراد لے کر ذکر فرمایا ہو جو حضرت مجدد سرہندی نے انبیاء کی نسبت ذکر کیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حقیقۃ الوحی والا حوالہ ایک دوسرے مکتوب سے بطور روایت بالمعنے پیش کیا گیا ہو جو جلد اول مکتوب نمبر ۳۱۰ حصہ دوم ہے اور جس کی عبارت حسب ذیل ہے

"و علماء راسخین را نیز از علم این تاویل نصیبے عطا فرمایند چنانچہ ہر علم غیب کہ مخصوص بادست سبحانہ خلص رسل را تا اطلاع مے بخشد۔ آں تاویل را خیال نہ کنی کہ در رنگ تاویل پیدا است بقدرت و تاویل وجہ بذات حاشا وکلا آں تاویل از اسرار است کہ باخص خواص علم آں عطائے فرمائند" اس عبارت میں الفاظ خط کشیدہ قابل غور ہیں کہ جب علماء راسخین جو متشابہات قرآنیہ کی تاویل کا علم رکھنے والے ہیں حضرت مجدد سرہندی ان تاویلات کو اسرار غیبیہ قرار دے کر انہیں خالص رسل سے مخصوص فرماتے ہیں۔ اور یہ امر آیت فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول کے ماتحت قرار دیا گیا ہے پھر اس قسم کے راسخین کا سلسلہ قیامت تک ہے جو مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے وابستگی رکھتا ہے پس یہ ہیں معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حوالہ جو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۰ پر بطور مفہوم ذکر کیا گیا ہے اس مکتوب نحوہ سے بھی مستنبط سمجھا جا سکتا ہے۔

امید ہے کہ اس قدر لکھنا ایک طالب حق اور انصاف پسند انسان کے لئے کافی ہو سکے گا۔

وباللہ التوفیق

خاکسار:- ابو البرکات غلام رسول راجیکی

انبالہ کے حاجی میراں بخش صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کا سفاکانہ قتل

۱۳/۱۴ اگست کی درمیانی رات کو ۱۱ بجے حاجی میراں بخش صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو ان کے اپنے مکان پر قتل کر دیا گیا۔ قاتلان تا حال لاپتہ ہیں مقامی پولیس مصروف تفتیش ہے۔ ان کے مختصر حالات مندرجہ ذیل ہیں۔

حاجی میراں بخش صاحب قریشی محلہ خلوت انبالہ شہر کے رہنے والے تھے چرم فروشی کرتے تھے۔ حاجی صاحب نے ۱۹۰۴ء میں بدست مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو کر اشاعت دین کا کام سرگرمی سے کرتے رہے۔ احمدیت کی بدولت اللہ تعالےٰ نے آپ پر اپنے خاص فضل کئے۔ مالی حالت بہتر سے بہتر ہو گئی۔ اور آپ نے ۱۹۱۲ء میں فریضۂ حج سے فراغت حاصل کی۔ اور واپس آکر اپنی تجارت کے ساتھ خدمت دین کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ خداوند کریم کی خاص الخاص مصلحت کے ماتحت باوجود حاجی صاحب کے تندرست ہونے اور مالی فراخی کے آپ کے ہاں اولاد نہ تھی ۱۹۳۳ء میں جماعت احمدیہ انبالہ شہر کی مسجد تیار ہوئی جس کی اراضی بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ نے وقف کی۔ اس پر حاجی صاحب نے بہت شاندار مسجد اپنی زیر نگرانی تعمیر کرائی۔ یہ مسجد محلہ تختہ باغ میں چوک پر واقعہ ہے۔ اور اس کا محل وقوع بہت ہی موزون ہے۔ اس سے قبل جماعت احمدیہ انبالہ شہر ایک معمولی سے برآمدہ میں نماز ادا کیا کرتی تھی۔ مسجد کی تعمیر کے بعد آپ نے دوسری شادی کی۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو لڑکے اور لڑکیاں عطا کیں۔

حاجی صاحب مرحوم نیک طینت اور خوش اخلاق انسان تھے۔ اپنے ہمسایہ اور اہل محلہ آپ سے کسی قسم کا شکوہ و گلہ نہ رکھتے تھے۔ حاجی صاحب مرحوم صاحب حیثیت شخص تھے۔ تجارت بھی اچھی تھی اور ذاتی رہائش مکان پختہ کی ملکیت کے علاوہ دیگر جائداد کے بھی مالک تھے مرکز کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے مرحوم کی طبیعت میں احمدیت کی خاص محبت تھی۔ اور صبح و شام آپ کی دکان پر احمدیت کا تذکرہ رہتا تھا اپنے رشتہ داروں سے جو بیوی کی طرف سے تھے نیک سلوک کرتے رہے مگر ان سنگدلوں نے اس کی قدر نہ کی۔ آپ اور آپ کی بیوی کی شہادت میں انہی کا ہاتھ خیال کیا جاتا ہے۔ مرحوم کو اپنے لڑکے کی پرورش کا خاص خیال تھا۔ اور اسے خادم احمدیت دیکھنا چاہتے تھے۔

مورخہ ۱۳/۱۴ اگست کی درمیانی شب کے گیارہ بجے جب کہ آپ اور آپ کی اہلیہ اپنے مکان میں سو گئے ہوئے تھے آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ پہلے حاجی صاحب مرحوم پر قاتلوں نے تیز چاقو سے حملہ کیا اور پسلی کے قریب ایک گہرا زخم لگایا جس پر حاجی صاحب فوراً ہی جاں بحق ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس ہیبت ناک واقعہ کو دیکھ کر ان کی اہلیہ کی آنکھ کھلی اور وہ شور مچا کر مدد حاصل کرنے کے لئے چھت پر چڑھنے لگی۔ کہ سنگدل قاتلوں نے مرحومہ کو سیڑھیوں سے نیچے گرا لیا۔ اور ایک دو وار میں ہی کام ختم کر دیا۔ چھوٹی بچی بعمر ۱۰ ماہ ان کی گود میں تھی۔ وہ ان کے نیچے دب گئی۔ اور ان کی لاش تڑپ کر ٹھنڈی ہو گئی بوقت ملاحظہ بچی اپنی مرحومہ ماں کا دودھ چوس رہی تھی۔ مگر ماں کا دودھ خشک ہو چکا تھا۔ ان کے جسم پر بھی گہرے زخم آئے تھے۔ اور جسم خون میں تر تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ سنسنی خیز خبر ہوا کی طرح شہر میں پھیل گئی۔ اور صبح تک مردوں اور عورتوں کا تانتا لگ گیا۔ پولیس آگئی۔ اور تفتیش شروع ہوئی۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے سول ہسپتال بھیجا گیا۔ اور واپسی پر جماعت احمدیہ نے ان کی لاشوں کا مطالبہ کیا۔ نگران کے نام نہاد رشتہ داروں نے کہا کہ یا تو حاجی صاحب اور ان کی بیوی کی لاش کو فوراً قادیان لے جاؤ ورنہ ہم ان کو بکس میں بطور امانت دفن نہیں کرنے دیں گے۔

مقامی پولیس نے بھی جماعت احمدیہ کی مدد نہ کی۔ چنانچہ مرحوم و مرحومہ کی لاشوں کو بلا بکس کے ہی سپرد خاک کر دیا۔ جس کا افسوس اور غم ہے۔ مجھے شملہ میں بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت نے بذریعہ تار اطلاع دی۔ اور میں اسی رات انبالہ پہنچ گیا۔ مگر شہیدوں کی نہ تو آخری خدمت کر سکا اور نہ زیارت نصیب ہوئی۔ اور مرحوم کے رشتہ داروں کے سلوک اور پولیس کی بے رخی سے اور بھی افسوس ہوا۔

حاجی صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا بشارت احمد عمر چھ سال اور ایک لڑکی عمر ۱۰ ماہ چھوڑی ہے۔ جو اس وقت اپنے نانا کے قبضہ میں ہیں۔ بچوں کی پرورش اور جائداد کی نگہداشت اور وصیت کی تکمیل کے لئے قانونی طور پر گارڈین بنانے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ تاکہ بچے احمدیت کی گود میں پرورش پا کر اپنے مرحوم باپ کے نقش قدم پر چلنے کے قابل ہو سکیں۔ پولیس نے تا حال ایک نابالغ لڑکے کو جو حاجی صاحب مرحوم کا خادم تھا جس کی عمر ۱۰ سال سے متجاوز نہیں۔ گرفتار کیا ہے مقامی متعلقہ افسران کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ مجرمان کیفر کردار کو نہیں پہنچ سکیں گے پبلک انبالہ میں بہت تشویش ہے۔ احباب مرحومین کے لئے دعا مغفرت کریں۔

خاکسار محمد مستقیم وکیل انبالہ شہر ۴۰/۸/۱۶

کیا آپ کو کبھی طبیہ عجائب گھر قادیان دیکھنے کا موقع ملا ہے؟ اگر نہیں تو کوئی موقع پا کر ضرور تشریف لائیں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ اگست۔ برلن سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے برطانیہ کی مکمل ناکہ بندی کر دی ہے۔ اور دوسرے ملکوں کو باقاعدہ اطلاع دیدی گئی ہے کہ وہ اپنے جہاز برطانوی بندرگاہوں میں نہ بھیجا کریں۔ یہ نوٹس امریکہ اور ارجنٹائن کو نہیں بھیجا گیا۔

برطانوی محکمہ بحر نے بھی اعلان کیا ہے کہ رود بار کا تمام سمندر جہازوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اس لئے جو جہاز اس علاقہ کی بندرگاہوں میں آنا چاہیں۔ وہ برٹش ایڈمرلٹی کنٹرول سے اجازت حاصل کریں۔

آج سینکڑوں جرمن طیاروں نے وسیع محاذ پر حملہ کیا۔ اور لنڈن پر بھی بمباری کی۔ دیلز۔ مڈلینڈ اور جزیرہ وائٹ پر حملہ کیا۔ سڑکوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں بہت سے مکانات گر گئے اور کئی لوگوں کی موت واقع ہوگئی۔ جزیرہ وائٹ پر خالی کارتوس پھینکے۔ ۲۵ فٹ اونچا ڈھیر لگ گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جرمن برطانیہ پر حملے کے لئے پچاس ہوائی اڈے استعمال کر رہے ہیں۔ کل ایک ہزار طیاروں نے حملہ کیا تھا۔ جن میں سے ۶۹ گرائے گئے آج ۲۸ گرائے گئے۔ گذشتہ رات برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے مشہور شہر میونخ پر بمباری کی۔

بلغاریہ اور جرمنی کے مابین ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ بلغاریہ میں اناج اور تمباکو بہت ہوتا ہے۔

لاہور ۷ اگست حکومت پنجاب نے چار لاکھ روپیہ منظور کیا ہے جس سے ۲۷ فائر انجن اور ۵۰ ہزار فٹ نالیاں خریدی جائیں گی۔ تا پنجاب کے بڑے بڑے بارہ شہروں میں ہوائی حملہ کی صورت میں آگ پر قابو پایا جا سکے۔ صرف لاہور میں سو ہزار والنٹیر بھرتی کئے جائیں گے

شملہ ۷ اگست حکومت ہند نے سولہ غیر ملکی اخبارات کا داخلہ یہاں ممنوع قرار دیدیا ہے۔

لنڈن ۷ اگست یونان اور اٹلی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی ہے دونوں ملکوں میں ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔

پٹنہ ۷ اگست بہار مسلم لیگ کے صدر نے بیس مسلم لیگیوں کو دو دو سال کے لئے لیگ سے خارج کر دیا ہے کیونکہ وہ فیصلہ کی خلاف ورزی کر کے وار کمیٹیوں میں شریک ہوئے تھے۔

شنگھائی ۷ اگست بین الاقوامی بستی سے برطانی فوجوں کی واپسی کے بعد کمانڈروں کی کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا کہ اندرونی انتظام امریکن اور سپرٹنی جاپانی فوج کے سپرد رہے۔ جاپان نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ وہ سب انتظام اپنے قبضہ میں چاہتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اگر سب غیر ملکی فوجیں چلی جائیں تو جھگڑے ختم ہو جائیں۔

لاہور ۷ اگست گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی۔ آسٹریا اور اٹلی کے جو باشندے یہاں آباد ہو چکے ہیں۔ وہ دس روز کے اندر اندر اپنے مفصل حالات سے اپنے ضلع کے بڑے پولیس افسر کو مطلع کریں۔

لنڈن ۷ اگست افریقہ میں ایک سینیر اطالوی افسر نے جو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بتایا کہ ہٹلر اور مسولینی کے مابین یہ قرار پا چکا ہے کہ فتح حاصل کرنے کے بعد تمام جنوبی ایشیا جس میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ ہٹلر کے قبضہ میں چلا جائیگا۔ اور افریقہ مسولینی کے قبضہ میں

معلوم ہوا ہے ہٹلر نے ترکی گورنمنٹ کو دھمکی دی ہے کہ برطانیہ کے ساتھ تعلقات منقطع کر کے جرمنی سے وابستہ کرے۔ اس دھمکی کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔

جرمن ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ اس وقت تک برطانیہ کے ۲۶۹ جنگی جہاز غرق کئے جا چکے ہیں۔ برطانیہ کے بحری محکمہ کا اعلان ہے کہ اس کے کل ۷۴ جنگی جہاز ضائع ہوئے ہیں۔ ۲۶۹ جنگی جہاز تو اس کے پاس تھے ہی نہیں۔ برطانیہ۔ اتحادی اور غیر جانبدار ملکوں کے تجارتی جہازوں کا نقصان ۵۳ لاکھ ٹن ہے۔

لنڈن ۸ اگست آج صبح پھر ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملے کئے مشرقی کنارے پر آج صبح ایک جرمن طیارہ گرا لیا گیا۔ مڈلینڈ کے کئی علاقوں پر بمباری کی گئی۔ مگر بہت تھوڑا نقصان ہوا۔ کسی کے زخمی ہونے یا مارے جانے کی خبر نہیں ملی۔ گذشتہ شب انگلینڈ اور ویلز کے کئی علاقوں پر بم گرائے گئے۔ کچھ مکان ٹوٹ پھوٹ گئے۔ اور بعض لوگ مرے یا زخمی ہوئے۔

جاپان اور آسٹریلیا میں ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کے رو سے دونوں میں سفراء کا تبادلہ ہوگا۔ آسٹریلیا کے پہلے سفیر چیف جسٹس مقرر ہونگے۔

فرانسیسی ہند چینی کی حکومت نے جاپان کے مطالبات یعنی وہاں سمندری اور ہوائی اڈے قائم کرنے نیز ریلوں کے استعمال کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ چین اور ہند چینی میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ کہ اگر جاپان نے ہند چینی پر حملہ کیا۔ تو دونوں مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔

برطانیہ کی بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک آبدوز چونکہ عرصہ سے اپنے اڈے پر واپس نہیں پہنچی۔ اس لئے خیال ہے کہ وہ غرق ہو چکی ہے۔

واردھا ۸ اگست آج تیسرے پہر یہاں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ آج سویرے مولانا آزاد نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ جو لوگ عدم تشدد کے متعلق کانگرس کے موجودہ رویہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کے لئے گاندھی جی نے ہریجن میں ایک نیا پروگرام شائع کیا ہے جس میں ہندو مسلم اتحاد دستکاری تعلیم بالغان۔ اور عورتوں کی بیداری وغیرہ شامل ہے۔

پشاور ۸ اگست آج گورنر صوبہ سرحد نے ہوائی حملہ سے بچاؤ کے انتظامات کا معائنہ کیا۔

بمبئی ۸ اگست۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۳۱ اگست کو بمبئی میں ہوگا۔

لنڈن ۸ اگست آج تیسرے پہر لنڈن میں ہوائی حملے کے خطرے کا اعلان کیا گیا۔

لنڈن ۸ اگست جمہوریہ امریکہ کی صدارت کے لئے ری پبلکن پارٹی کے امیدوار نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا اگر انگریزی بیڑہ برباد ہوگیا تو امریکہ سخت خطرہ میں پڑ جائیگا ہٹلر کے طور طریق اور ہیں اور امریکہ کی زندگی کا رنگ ڈھنگ اور۔ امریکہ کے سیاسی طبقے اس تقریر کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ اخبارات نے بھی اس تقریر کو بہت سراہا ہے۔

واشنگٹن ۸ اگست کل رات مسٹر روز ویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے کیبنٹ کے وزیر اعظم سے امریکہ کی حفاظت کے معاملہ پر گفت و شنید کی۔

ٹوکیو ۸ اگست حکومت جاپان نے سیام کے سامنے بعض تجاویز رکھی تھیں اب ان تجاویز پر غور کرنے کے لئے سیام کے کچھ افسر جاپان پہنچ گئے ہیں

ٹوکیو ۸ اگست جاپان کے وزیر اعظم۔ وزیر خارجہ اور بعض دوسرے وزراء میں اس ہفتہ کے آغاز میں بات چیت ہونے والی تھی۔ جاپانی اخبارات کا بیان ہے کہ یہ بات چیت اس امر سے متعلق ہونی تھی کہ جاپان کو مشرقی ایشیا کی طرف بڑھنے سے قبل اس بارہ میں جرمنی سے منظوری لے لینی چاہیئے یا نہیں۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ یہ بات چیت کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہوگئی ہے

دہلی ۸ اگست بنگلور کے ایک آدمی نے ہر نازی جہاز کے تباہ ہونے پر پانچ روپے چندہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ شخص ایک ہزار روپے پہلے بھی چندہ دے چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کی خدمت

۹-۱۰ اگست کو خدام الاحمدیہ لودھی ننگل چھیچر بالہ - تیجہ کلاں - پنڈی - جیون ننگل فتح گڑھ - کھوکھر - کھجور والہ - درہم - درال نے فتح گڑھ چوڑیاں کی مسجد احمدیہ کے خستہ اور مٹی سے بھر پور کنوؤں کی قریباً دس فٹ تک مٹی نکالی - پہلے دن ۳۰ اور دوسرے دن ۱۸ خدام نے سارا دن کام کیا

خاکسار غلام احمد ارشد

سیلان

کی وجہ سے اگر آپ کے گھر میں اولاد نہ ہوتی ہو - تو ہماری سیلان کی مجرب المجرب دوائی استعمال کر کے حکیم حقیقی کی حکمت کامل کا مشاہدہ کریں - قیمت دو روپے ۱۲/ محصولڈاک ۸/

مینیجر شفاخانہ ولپنڈیر قادیان ضلع گورداسپور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء سے لوکل بکنگ کے لئے اور یکم اکتوبر ۱۹۴۰ء سے تھرو بکنگ کے لئے پشاور چھاؤنی دا لگری گیٹ سٹی بکنگ ایجنسی جسے میسرز حاجی عطا محمد خان اینڈ سنز چلائیں گے - مندرجہ ذیل ٹریفک کے لئے کھولی جائے گی -

(۱) مسافر اور ان کا اسباب — بیرونی

(ب) پارسل اور سامان — بیرونی اور اندرونی

مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں -

چیف کمرشل منیجر لاہور

تعمیر عمارت

قادیان میں تعمیر عمارت کا کام جنرل سروس کمپنی ایک تجربہ کار اوورسیر کی زیر نگرانی کرا رہی ہے - شرائط تعمیر چھپی ہوئی ہیں - خواہشمند احباب شرائط منگوا کر فیصلہ کریں -

منیجر جنرل سروس کمپنی

ننھے بچوں میں احمدیت کی روح پھونکنے والی کتابیں

احمدیت کی ننھی کتاب با تصویر قیمت مع محصولڈاک ۳/

احمدیت کی پہلی کتاب با تصویر قیمت مع محصولڈاک ۴/

احمدی بچوں کا رسالہ گل رعنا قیمت مع محصولڈاک ۲/

سلسلہ کے بزرگوں نے ان کتابوں پر بہت اعلیٰ ریویو کئے ہیں - اس لئے بہت جلدی جلدی یہ کتابیں نکل رہی ہیں - صرف دو ماہ میں ڈیڑھ ہزار کتب نکل چکی ہیں - جلدی آرڈر بھیجئے -

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر شہر

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے - ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں - دماغی کمزوری کے اکسیر صفت ہے - جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں - اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں - اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے - کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں - اس قدر مقوی دماغ ہے - کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں - اس کو شاہی ابتدائی کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے - ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی - اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی - یہ دوا رخساروں کو خوش گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی - یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے - یہ نہایت مقوی مبہی ہے - اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی - تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے - ملنے کا پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی جوہو نگر گھاٹ لکھنؤ

حفظم

بواسیر خونی ہو یا بادی ہر ایک کیلئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے - اس دوائی کے استعمال کرنے سے ستر سالہ پرانے مریضوں کو اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی ہے - قیمت فی شیشی دو روپے

مجرب ادویہ

علاج درد گردہ

پیشاب کی ہر مرض کے لئے یہ دوائی اکسیر ہے درد گردہ مثانہ میں پتھری اور پیشاب کے ساتھ خون یا پیپ کا آنا پیشاب کا رک رک کر آنا - یہ دوائی استعمال کرنے سے بفضل خدا پتھری نکل کر آسانی سے خارج ہو جاتی ہے - قیمت فی شیشی چار روپیہ آٹھ آنہ للعہ

نوٹ :- ہر ایک قسم کے علاج اور تفصیلی حالات ایک آنہ کے ٹکٹ سے دریافت کریں -

ملنے کا پتہ :- دی بنگال ہومیو فارمیسی قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah